معزالدین خان

نام انکا تھا بنگال کی دھرتی میں مجودین
بجتی تھی کبھی ہند میں اس نام کی اک بین
مشکل تھی بہت گائکی ، مشکل تھا فن انکا
گُل بوٹے تھے نادر ، بہت مشکل چمن انکا
گانے پہ مجودین کے سب ہوتے تھے حیران
ان جیسا زمانے میں بہت کم ہوا انسان
راجے جو تھے قربان تو نواب تھے مفتوح
دل موہ لئے شاد زمانے کی ہوئی روح
تانیں تھیں کنک دار کہ بجلی تھی چمک میں
سونے میں نظر آئی نہ چاندی کی دمک میں
بندش کہیں یاقوت تو پکھراج تھیں تانیں
سنکر انہیں استادوں کی جھکتی تھیں کمانیں
کافی تھی کہ تھی بھیرویں،ٹوڑی تھی کہ کھمّاج
ان جیسا نہ گائک کہیں پیدا ہوا سرتاج
حرکت میں گلے کی وہ تموج تھا سُریلا
کب ایسا ہوا تیز جو تانوں کا تھا ریلا

اک قند و شکر تھی کہ حلاوت تھی گلے میں
دنیا نے انہیں کچھ نہ دیا اسکے صلے میں
معمولی ہے اب گانا تو معمولی ہے اب باج
نام انکا بھی لینے کے لئے کوئی نہیں آج
افسوس زمانے سے وہ متروک ہے آواز
عظمت ہے وہ مفقود تو عنقا ہے وہ انداز
رخصت ہوئے دنیا سے وہ ، رخصت ہنر انکا
CD میں ہے محفوظ تبرک مگر انکا
سو سال اُدھر کی ہیں وہ چیزیں جو ملی ہیں
اک اجڑے چمن کی ہیں وہ کلیاں جو کھلی ہیں

30 June 2010